

## 31200-ونیسہ (دفن کے بعد قبر پر پہلی رات گزارنا) کا حکم

سوال

ونیسہ کیا ہے اور اس کا حکم اور ثواب کیسا ہے؟

پسندیدہ جواب

ونیسہ کے متعلق دریافت کرنے سے ہمیں معلوم ہوا کہ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے تو میت کے انس کے لیے قبر کے پاس پہلی رات بس کرنے کو ونیسہ کہا جاتا ہے، یہ عمل بدعت اور مذموم ہے جس کی دین اسلام میں کوئی اصل نہیں نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور نہ بھی صحابہ کرام میں سے کسی نے۔

اور پھر اگر یہ کام اچھا اور بھلائی ہوتی تو وہ ہم سے اس کو سر انجام دینے میں سبقت لے جاتے، جب ان سے اس کے متعلق کچھ وارد نہیں حالانکہ بہت سارے صحابہ کی وفات ان کی موجودگی میں ہوتی تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔

اور پھر عبادات میں اصل توقیف ہے یعنی جس طرح عبادات م مشروع ہیں وہ بغیر کمی و زیادتی کے ادا کی جائیں گی، اس لیے اللہ کی عبادات اسی طرح ہو گی جو اس نے کتاب اللہ میں یا پھر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیبان سے سنت نبویہ میں بیان فرمائی ہے۔

بدعات کے افعال سر انجام دینے میں کوئی نیکی و ثواب نہیں، بلکہ یہ عمل تمرد و دہنے کے منہ پر دے مارا جاتا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا تو وہ مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)۔

اور یہ گمراہی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

"اور سب سے بڑے امور اس کی بدعا ہاتھیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (867)۔

اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ زائد میں:

"اور ہر گمراہی آگلی میں ہے"

سن نسائی حدیث نمبر (1578)۔

اور اس بدعتی شخص کے متعلق خدشہ ہے کہ اسے فتنہ و عذاب نہ آ لے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو لوگ حکم رسول کی خالافت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ ممکن جائے۔، النور (63)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ان لوگوں کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلافت سے ڈرنا چاہیے، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ان کا منع اور طریقہ اور سنت اور شریعت ہے، اس لیے اقوال و اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال سے تو لے جانیگے جو اس کے موافق ہونگے وہ قبول ہونگے اور جو خلافت ہونگے وہ صاحب عمل اور قول پر رد کر دیے جانیگے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

اس لیے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی باطن اور ظاہر میں مخالفت کرتا ہے اسے ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اسے کوئی زبردست آفت نہ آ لے، یعنی ان کے دلوں میں کفر یا نفاق یا بدعت نہ پڑ جائے، (یا پھر انہیں المک قسم کا عذاب نہ آپڑے) یعنی دنیا میں انہیں قتل کر دیا جائے یا ان پر حملاؤ ہو یا قید کر دیا جائے "انتہی"۔

اور پھر میت کو اس کی ضرورت نہیں کہ اسے کوئی زندہ شخص قبر میں مانوس کرے میت تو اپنے حساب و کتاب میں مشغول ہے، اور اسے اس کے اعمال کا بدلہ ملنا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں بیان فرمایا ہے:

"جب مومن بندہ دنیا سے جاتا اور آخرت میں آتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، گویا ان کے چہرے سورج ہوں، ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی حنوٹ اور خوبیوں کی ہوتی ہے، اور وہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں جاں تک اس کی نظر جائے فرشتے ہوتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام آ کر اس کے سر ہانے بیٹھ کر کہتا ہے اے مطمئن جان اپنے رب کی مغفرت و بخشش کی طرف نکل اور اس کی خوشنودی کی طرف چل۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تو وہ روح اور جان اس طرح بہ کر نکلتی ہے جس طرح مشکیرے سے پانی کا قطرہ بہتا ہے، تو وہ فرشتہ فورا پکڑ کر اسے ایک لمح بھی اپنے ہاتھ میں نہ رکھتا بلکہ وہ فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ لے کر فورا اس کفن میں رکھتے ہیں اور وہ حنوٹ و خوبیوں کا دیتے ہیں، تو اس سے زمین پر پانی جانے والی بہت اچھی اور نفیس قسم کی کستوری جیسی خوبی نکلتی ہے۔

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گرتے ہیں وہ پوچھتا ہے یہ کسی کی اچھی روح ہے تو وہ جواب میں وہ نام بتاتے ہیں جس اچھے نام کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا حتیٰ کہ آسمان دنیا کے قریب پہنچتے ہیں اور دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے، ہو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ دوسرے آسمان تک جاتے ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمان آ جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

میرے بندے کی کتاب علیین میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے انہیں اس زمین سے جی پیدا کیا ہے اور اسی میں لوٹا تاہوں اور پھر دوبارہ اسی میں سے انہیں پیدا کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو اس کی روح اس کے جسم میں لوٹادی جاتی ہے اور وہ فرشتے اس کے پاس آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں : تیرارب کون ہے ؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے میرا پروردگار اور رب اللہ ہے۔

وہ دونوں کہتے ہیں تیرادین کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ دونوں کہتے ہیں : تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو تمہارے اندر مبعوث کیا گیا ؟ وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ کہتے ہیں تجھے کیسے علم ہوا ؟ تو وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی تو آسمان سے منادی ہوتی ہے میرے بندے نے سچ بولا اس کے لیے جنت کا بستر پچھا دا اور اسے جنت کا باباں پہنادا اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو جنت کی ہوا اور خوبصورتی ہے اور اس کی قبر حد نظر تک و سعی کر دی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا : اور اس کے پاس ایک بہت خوبصورت چہرے اور اچھی خوبصورتی اور بہتر باباں والا شخص آکر کہتا ہے خوش ہو جاؤ جو تجھے سرور میں ڈالے یہ وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا تھا، تو وہ دریافت کرتا ہے تم کون ہو ؟ تیرا چہرہ ہی نیز و بھلائی لانے والا معلوم ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے میں تیرانیک و صاحب عمل ہوں، تو بندہ کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کی طرف جاؤں۔

آپ نے فرمایا :

جب کافر دنیا میں جاتا اور آخرت میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ کا کھر درا کھن ہوتا ہے، وہ حد نگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے اے خبیث جان اللہ کی نار اٹکی اور غصب کی طرف نکل۔

آپ نے فرمایا :

تو وہ روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے، تو وہ اس طرح کھیپتا ہے جس طرح ٹیڑھی سلانخ سے بیٹھی ہوئی اون کھیپنی جاتی ہے، وہ اسے پکڑ کر ایک لمحہ بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا فوراً اس ٹاٹ کے کھر درے کھن میں رکھ لیتا ہے اور اس سے زین پر موجود سب سے بڑے مردار کی تعفن جسی بخار ج ہوتی ہے، وہ اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گرتے ہیں تو وہ کہتے یہ کسی کی خبیث اور گندی روح ہے، تو وہ کہتے ہیں فلاں شخص سب سے برانام جو اسے دنیا میں دیا جاتا تھا، حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا تک جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

۔(ان کے لیے آسمان کے لیے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہونگے حتیٰ کہ او نہ سوتی کے نکے میں داخل ہو جائے)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کہتے ہیں : اس کی کتاب نچلی زمین میں لکھ دو، تو اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

۔(اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے گواہ آسمان سے گرا اور اسے پرندے اپک لے جائیں یا پھر اسے ہوا کسی درجہ پھینک دے)۔

تو اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تیر ارب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے میں تو جانتا ہی نہیں، وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں: تیر ادین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو علم نہیں، وہ فرشتے اسے کہتے ہیں: وہ شخص جو تمہارے اندر معمouth کیا گیا وہ کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو معلوم ہی نہیں.

آسمان سے منادی کرنے والے کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے، اس کے لیے آگ کی جانب دروازہ کھول دو تو وہاں سے اس کی گرمی اور لو آتی ہے اور اس کی قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپ میں مل جاتی ہیں.

اور اس کے پاس بری ترین شکل اور تغضن شدہ بیاس میں ایک شخص آکر کہتا ہے: اس خبر کو سنو جو تمیں بری لگتی ہے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، تو وہ کہتا تم کون ہو، تیرا چہرہ ہی ایسا ہے جس سے برانی ٹپک رہی ہے وہ جواب دیتا ہے میں تیرے برسے اعمال ہوں، تو وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نہ کرنا"

مسند احمد حدیث نمبر (18557) علامہ ابیانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1676) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.